دین سمجھ کر نیا کام

بدعت؟

Abde Mustafa Publications

دین سمجھ کر نیا کام

بدعت؟

عبد مصطفی محمد صابر قادری

Abde Mustafa Publications

دین سمجھ کر نیا کام بدعت؟

از قلم: عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری (Founder of Abde Mustafa Organisation)

Publisher: Abde Mustafa Publications
Digitally Published by Sabiya Virtual Publication
Powered by Abde Mustafa Organisation

Publication Date: September 2023 Total Pages: 28
Edition: 1st
Book No.: SVPBN431

Cover Design & Formatting : Pure Sunni Graphics

All rights reserved.
No part of this publication may be reproduced, distributed, or transmitted in any form or by any means, including photocopying, recording, or other electronic or mechanical methods, without the prior written permission of the publisher, except in the case of brief quotations embodied in critical reviews and certain other noncommercial uses permitted by copyright law.

Copyright © 2023 by Abde Mustafa Publications

our family:

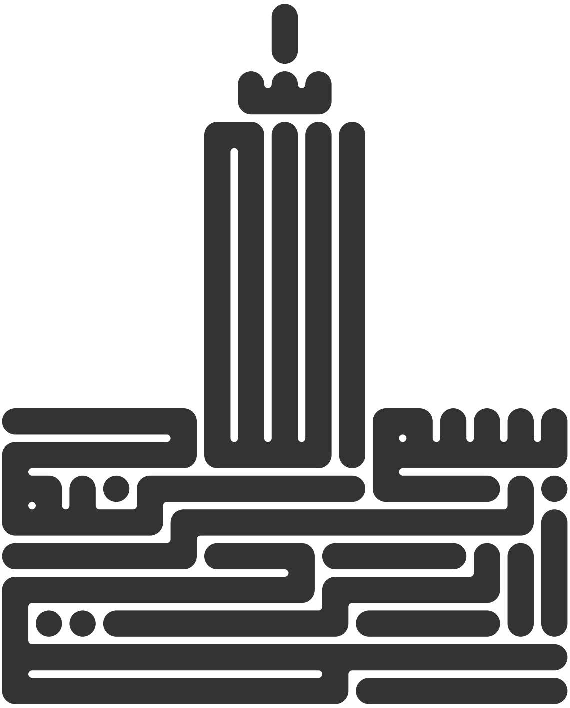

All praise to Allah, the Lord of the Creation,
and countless blessings and peace upon
our Master Muhammad, the leader of the Prophets.

فہرست

عبد مصطفیٰ تنظیم کے بارے میں 3
حرف آغاز 5
جو کام نبی ﷺ نے نہیں کیا 8
قرآن و سنّت میں اجمال 8
قرآن میں "بارہویں" کہاں لکھا ہے؟ 9
اجمال میں ایک بڑی حکمت 9
وہابیہ کا مکر و فریب 10
دین سمجھ کر کرنے کا مطلب 11
پکی مسجدیں بنانا 12
مسجد بنانے والے بدعتی 12
درس بخاری (بنا ثواب کے) 13
بدعت اور ہمارے اسلاف 14
قرآن کی کتابت بھی بدعت 15
دعا بھی بدعت 15
سیرت پروگرام، سالانہ جشن وغیرہ بدعت 16

دین سمجھ کر کیا کرتے ہیں؟ 17

مدرسے بنانا بدعت ہے 18

کتابیں لکھنا بدعت 18

دار السلام، دار الافتاء دیوبند، کتاب وسنت اور محدث فورم وغیرہ کی بدعتیں 19

اصل مسئلہ "اصل" کا ہے 20

علم حاصل کرنے کی اصل 21

دعا کی اصل 21

ایصال ثواب کی اصل 22

خوشی منانے اور نبی ﷺ کے تذکرے کی اصل 22

آخری باتیں 23

عبد مصطفیٰ تنظیم کے بارے میں

عبد مصطفیٰ تنظیم سنہ ۲۰۱۴ عیسوی سے قرآن و سنت کی تعلیمات کو پرنٹ میڈیا اور ڈجٹل میڈیا کے ذریعے عام کرنے کے مقصد کے تحت کام کر رہی ہے۔

• ہمارے شعبہ جات اور سرگرمیاں

ہم مختلف شعبوں میں کام کر رہے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

• عبد مصطفیٰ پبلیکیشنز (Abde Mustafa Publications)

یہ ہمارا سب سے خاص شعبہ ہے جہاں مختلف موضوعات اور زبانوں میں کتابیں شائع کی جاتی ہیں۔ ہماری شائع کی گئی کتابوں کو پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں:

www.abdemustafa.org

• بلاگ (Blog)

ہم مختلف موضوعات اور زبانوں میں تحریریں شائع کرتے ہیں جو علمی اور تحقیقی ہوتی ہیں، انھیں ہمارے بلاگ پر دیکھا جا سکتا ہے:

amo.news/blog

• صابِیا ورچوئل پبلیکیشن (Sabiya Virtual Publication)

یہ پلیٹ فارم ورچوئل پبلشنگ کے لیے ہے یعنی اس کے ذریعے کتابوں کو ڈجٹل فارمیٹس (Digital Formats) میں انٹرنیٹ پر شائع کیا جاتا ہے، اس پلیٹ فارم سے مسلسل ڈجٹل لائبریری میں کتابوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔

• رومن بکس (Roman Books)

یہ شعبہ اردو کتابوں کو رومن اردو میں ڈھالنے کے لیے ہے، موجودہ دور میں رومن اردو کے بڑھتے ہوئے استعمال کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا ہے۔

• ای نکاح سروس (E Nikah Matrimonial Service)

یہ شادیاں کروانے والی سروس ہے جو خاص اہل سنت وجماعت کے لیے شروع کی گئی ہے، اس سروس کے ذریعے سنیوں کی شادی سنیوں سے کروائی جاتی ہے، یہ سروس سنیوں کو رشتے تلاش کرنے میں آسانی فراہم کر رہی ہے، رجسٹر کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں:

www.enikah.in

• نکاح اگین سروس (Nikah Again Service)

یہ سروس تعدد ازواج یعنی ایک سے زائد نکاح (Polygamy) کو رواج دینے کے لیے شروع کی گئی ہے۔

• ٹیکنکل سنی (Technical Sunni)

ٹیکنالوجی سے جڑی معلومات کو عام کرنے کے لیے اس مہم کا آغاز کیا گیا ہے، اس میں ہم ایک منفرد انداز میں ٹیکنالوجی کے متعلق معلومات پیش کرتے ہیں تاکہ قوم اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

مزید معلومات کے لیے یا کسی بھی طرح کی شکایت درج کرنے کے لیے بلا جھجک ہم سے رابطہ کریں۔

عبد مصطفی تنظیم

حرف آغاز

قرآن و سنّت کا نام لے کر گمراہ کرنے والوں کی تاریخ بہت پرانی ہے، ہمارے دور میں بھی ایسا کیا جارہا ہے کہ قرآن و سنّت کی غلط تشریحات پیش کر کے لوگوں کے اندر شکوک و شبہات پیدا کیے جارہے ہیں۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے پہلے کئی لوگوں نے قرآن و سنّت سے استدلال کر کے تقدیر کا انکار کیا، کسی نے فرشتوں کا انکار کیا اور اسے نیکی یا نیکی کی قوت سے تعبیر کیا، کسی نے شیطان اور جنات وغیرہ کا انکار کرتے ہوئے اسے بدی (برائی) کی طاقت کا نام دیا، کسی نے انسان کو ہی اپنے اعمال کا خالق قرار دیا تو کسی نے اللہ تعالیٰ کو جھوٹا تک کہا، ان سب لوگوں اور گروہوں کے پاس دلائل تھے لیکن وہ باطل تھے لہذا معلوم ہوا کہ قرآن و سنّت کا نام لینا ہی کافی نہیں بلکہ اس پر مکمل ایمان رکھنا اور انصاف سے کام لینا بھی ضروری ہے اور جو ایسا نہیں کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق گمراہ ہوں گے:

> ترجمہ: کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ سے انکار کرتے ہیں تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ (بقرہ:85)

یہاں ہمارا موضوع ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہمارے نزدیک بالکل واضح ہے لیکن فرقہ وہابیہ کی کم علمی ہے کہ وہ اس پر ایسا کلام کرتے ہیں جو قرآن و سنّت کے خلاف ہے اور علمائے اسلام میں جتنے اکابرین گزرے ہیں، ان کے کلام سے بھی ٹکراتا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے عمل کو بھی چیلنج

کرتا ہے اور انھی باتوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔

فرقہ وہابیہ میں جس میں دیوبندی اور غیر مقلدین سب شامل ہیں، یہ لوگ بدعت کا مطلب آج تک سمجھنے سے محروم ہیں اور اس کے علاوہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت سے جو بغض ہے وہ ڈھکا چھپا نہیں۔ جہاں بھی کوئی ایسا کلام آتا ہے جس کا تعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کے بیان سے ہوتا ہے تو وہاں پر ان کے اندر کی گندگی باہر آنے لگتی ہے اور اپنی جہالت کے سبب ہر چیز کا انکار کر دیتے ہیں، ایسا ہی انھوں نے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسئلہ پر کیا اور اتنی جرأت کی کہ اسے "بدعت" اور "گمراہی" تک کہنا شروع کر دیا! اور جہالت کی انتہا دیکھیں کہ ایک روایت جو بری بدعتوں کے بارے میں ہے اُسے دلیل کے طور پر پیش کیا کہ "ہر بدعت گمراہی ہے" اور جب ہم نے انھیں ان کی بدعتوں کے بارے میں بتایا تو انھوں نے ایک حیلہ تلاش کیا لیکن یہ اپنے حیلے میں مزید پھنس گئے، ان کا حیلہ یہ تھا کہ جو کام دین میں دین سمجھ کر کیا جائے وہ بدعت ہے باقی دنیا سمجھ کر کیا جائے تو بدعت نہیں اور اس طرح اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی لیکن اپنی غلط بیانی کی وجہ سے ان کی گردنیں ایسی پھنسی ہیں کہ جسے نکال پانا اب ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔

اللہ تعالی کی توفیق سے اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کی نظر عنایت سے میں یہ باتیں لکھ رہا ہوں جو مجھ پر واضح ہوئی ہیں، ان شاء اللہ یہ باتیں مسلمانوں کے شکوک و شبہات کے ازالے کا سبب بنیں گی اور فرقہ وہابیہ کے لیے ایک ایسی ضرب ہوگی جو ان کے زخموں کو تازگی دے گی جو ہمارے علما نے انھیں دیے ہیں، علمائے اہل سنت کا ہر وار ان پر قیامت بن کر ٹوٹا ہے لیکن اپنے

زخموں کو چھپاتے ہوئے وہی باتیں دہراتے ہیں جن کا دندان شکن جواب ان کے بڑوں کو دیا جا چکا ہے اور وہ اس کے جواب پر بے بس ولاچار ہو کر مٹی میں مل چکے ہیں۔

عبدِ مصطفیٰ

محمد صابر قادری

ستمبر 2023 (ماہ ربیع الاول)

جو کام نبی ﷺ نے نہیں کیا

اگر بدعت کا صرف یہ مطلب ہو کہ جو کام نبی علیہ السلام نے یا صحابہ کرام نے نہ کیا وہ بدعت ہے تو پھر آج ہر شخص بدعت میں مبتلا ہے کیوں کہ آج ایسے بے شمار کام کیے جا رہے ہیں جو حضور علیہ السلام کے زمانے کے بعد ایجاد کیے گئے، وہابیہ پہلے یہی کہہ کر اعتراض شروع کرتے ہیں کہ یہ کام حضور ﷺ اور صحابہ کرام نے نہ کیا لہذا بدعت ہے لیکن جب انھیں بتایا جاتا ہے کہ یہ خود کتنی بدعتوں کے مرتکب ہیں تو فوراً بات کو دوسری طرف لے جاتے ہیں، ہم اس دوسری بات پر تفصیل سے کلام کریں گے لیکن اس سے پہلے کچھ اصولی اور ضروری باتیں بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

قرآن و سنّت میں اجمال

اگر بدعت کے صحیح معنی کو سمجھنا ہے تو یہ جاننا چاہیے کہ قرآن و سنّت نے ہر انسان کے ہر مسئلے اور ہر علاقے کے لئے تفصیل بظاہر بیان نہیں فرمائی بلکہ اصولی رہنمائی کی ہے اور ان کی روشنی میں جتنے بھی گوشے انسانی زندگی کے سامنے آتے ہیں، ان کا حل امت کے سپرد کر دیا گیا ہے، اس سے یہ بات نکھر کے سامنے آتی ہے کہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کی زندگیوں میں زمانے اور علاقے کی تبدیلی کے دخل سے کئی ایسی باتوں کا دیکھا جانا طے ہے جن کا صراحت کے ساتھ قرآن و سنّت میں ذکر نہیں ہے، اسی سے تقلید کی اہمیت کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب قرآن و

سنّت میں اصول اور اجمال ہے تو ہر ایک اس کا اہل نہیں کہ اس کی تفصیل اور احکام کو اخذ کر سکے۔

قرآن میں "بارہویں" کہاں لکھا ہے؟

جب یہ معلوم ہو گیا کہ قرآن و سنت میں اصولی رہنمائی فراہم کی گئی ہے تو پھر یہ سوال بہت ہی جاہلانہ ہے کہ قرآن و سنت میں لفظ "بارہویں" کہاں ہے۔ ایسے تو یہ بات آگے بڑھتی جائے گی اور ہر ایک کھانے کی چیز کے بارے میں بھی یہی سوال کیا جا سکتا ہے کہ قرآن و سنت میں ان کا نام کہاں ہے؟ اور جب ان کے نام نہیں تو پھر ان کے جائز ہونے کی دلیل کیا ہے؟ مثال کے طور پر ہمارے ملک میں پائی جانے والی سبزیاں جیسے ٹماٹر، بھنڈی، پالک، بیگن وغیرہ کے نام قرآن و سنت میں کون دکھا سکتا ہے؟ پھر یہ مطالبہ کرنا کہ بارہویں کا لفظ قرآن و سنت میں دکھایا جائے محض جہالت ہے۔

یہ کوئی زیادہ علمی بحث نہیں ہے بلکہ عام سمجھ میں آنے والی باتیں ہیں، اس کا ذکر یہاں اس لیے کیا گیا کہ موجودہ وہابیہ کے علما کو ایسی بے وقوفی والی باتیں کرتے دیکھا گیا ہے جس کے ذریعے وہ فقط بھولی بھالی عوام کو ورغلاتے ہیں۔

اجمال میں ایک بڑی حکمت

قرآن و سنت میں اجمال کے پیچھے ایک بڑی حکمت یہ ہے کہ اگر ہر گوشے اور ہر تفصیل میں صراحتًا احکام آجاتے تو اس پر عمل کرنا ہر انسان کے لئے ممکن نہ ہوتا اور یہ چوں کہ دین فطرت

ہے تو ایسی اصولی رہنمائی کی گئی کہ آنے والے زمانوں میں جہاں بھی دین پہنچے تو وہاں قبول کر لیا جائے اور احکام پر عمل بھی آسان ہو۔ حالات زمانہ، عرف اور علاقوں کے مطابق احکام کا تبدیل ہونا بھی اس کی واضح مثال ہے۔ اب غیر مقلدین کا صرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کے زمانے کی قید لگانا باطل اور دین پر افترا واضح سمجھ میں آتا ہے۔

اگر یہ قید لگائی جائے تو دنیا بھر کے مسلمانوں کو بدعتی قرار دینا ہوگا کیوں کہ عرب اور عجم میں کئی اعتبار سے فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ قرآن و سنت کی وسعت کے سامنے یہ فرق کچھ بھی نہیں کہ وہ سب کا احاطہ کر لیتا ہے، لیکن اگر وہابیہ کی رو سے دیکھا جائے تو دین تنگ نظر آتا ہے اور حقیقت میں ان کے ذہن تنگ ہیں اور انھوں نے دین کو بھی اپنی ذہنیت کی طرح تنگ سمجھ رکھا ہے حالاں کہ دین بہت وسیع ہے۔

وہابیہ کا مکر وفریب

پہلے تو وہابیہ یہی کہتے ہیں کہ چوں کہ فلاں کام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے زمانے میں نہیں ہوا لہذا بدعت کہلائے گا، ان میں بعض تو اتنے شدت پسند اور حد سے زیادہ بڑھنے والے ہیں کہ صحابہ کرام تک کو حجت ماننے سے انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو کام صحابہ کرام کے دور میں ہوا وہ بھی ہمارے لئے حجت نہیں، ہم صرف وہ مانیں گے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے ثابت ہو، یہ ان لوگوں کی احمقانہ باتیں ہیں جن کی دین میں کوئی اصل نہیں ملتی۔

یہ باتیں کر کے انھوں نے گمراہی پھیلائی اور جب ان کا تعاقب کیا گیا تو انھوں نے اپنی جان بچانے کے لئے یہ کہنا شروع کر دیا کہ جو کام دین میں دین سمجھ کر کیا جائے وہ بدعت ہے لہذا اب ہم اسی پر کلام کریں گے اور یہ بتائیں گے کہ ان کی یہ بات کس قدر کھوکھلی اور کمزور ہے۔

دین سمجھ کر کرنے کا مطلب

قرآن کی آیات پر جو اعراب (زیر، زبر، پیش وغیرہ) لگے ہیں، جمعہ کی اذان ثانی، مسجدوں کے منارے وغیرہ، سب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھے، ان سب کا ایجاد بعد میں ہوا لہذا یہ سب بدعت ہوئے، لیکن وہابیہ کہتے ہیں کہ یہ کام ہم نے اپنی آسانی کے لئے کیے ہیں نہ کہ دین سمجھ کر یعنی ان سب کا تعلق دین سے ایسا نہیں کہ اسے بدعت کہا جائے، بلکہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے آج ہم گاڑیاں، پنکھے اور دوسری چیزوں کو اپنی آسانی کے لئے استعمال کرتے ہیں، ان کا یہ کہنا سراسر غلط ہے کیوں کہ جن کاموں کو دین سمجھ کر کرنے سے یہ انکار کرتے ہیں ان میں ثواب کی امید بھی رکھتے ہیں، اگر یہ دین سمجھ کر نہیں کرتے تو پھر اللہ کی طرف سے ثواب کی امید رکھتے ہیں یا نہیں؟ اگر کہیں کہ ہاں رکھتے ہیں تو پھر بتایا جائے کہ جو کام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا، صحابہ کرام نے نہیں کیا اور نہ کرنے کا صراحتاً حکم دیا تو اسے کرنے پر ثواب کیسے مل سکتا ہے؟ اب اگر کہیں کہ ثواب نہیں ملتا تو پھر یہ اپنے بنائے جال میں اور پھنس جاتے ہیں، آئیے اسے تفصیل سے سمجھیں۔

پکی مسجدیں بنانا

جیسی پکی مسجدیں آج کل بنائی جارہی ہیں یقیناً یہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں نہیں بنائی جاتی تھیں، پھر اس طرح نئی طرز پر مسجدوں کی تعمیر بدعت ہے یا نہیں؟ یہ منارے، یہ فرش، روشنی کے نئے آلات، پنکھے، کولر اور اے سی وغیرہ لگانا بدعت ہی میں شمار ہوگا لیکن وہابیہ اسے دین سمجھ کر نہیں کرتے تو پھر ظاہر ہے کہ اس میں ثواب نہیں ملے گا کیوں کہ یہ دین "میں" نہیں بلکہ دین سے باہر ہے بقول وہابیہ کے اور اگر دین "میں" مان کر کریں تو بدعت ہے لہذا جب دین نہ ہوا تو ایسے امور میں ثواب بھی نہیں ملے گا پھر یہ اعلان کیا جانا چاہیے کہ مساجد کی تعمیر میں وہابیہ جو پیسے خرچ کرتے ہیں ان میں کوئی ثواب نہیں ملے گا اور اپنے ماننے والوں کو یہ بتانا چاہیے کہ جو بھی ان کاموں میں اپنا مال دے گا تو وہ دین سمجھ کر نہ دے اور اس پر ثواب کی امید نہ رکھے۔ ایسا یہ لوگ ہرگز نہیں کر سکتے کیوں کہ اگر ایسا کیا تو ان کی جہالت سب کے سامنے کھل کر آ جائے گی، ہمارا مدعا بالکل واضح ہے جسے کوئی بھی کم پڑھا لکھا شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر یہ کام دین میں نہیں تو پھر ان میں ثواب نہیں اور اگر ثواب ہے تو پھر ایک ایسا کام جو نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے نہیں کیا اور صحابہ کرام نے نہیں کیا وہ نیک کام کیسے ہو گیا؟ اگر دین میں مانو اور کار ثواب بتاؤ تو پھر بدعت ہوئی ہے۔

مسجد بنانے والے بدعتی

وہابیہ اگر یہ مانتے ہیں کہ مسجد کو جدید طریقوں سے بنانا ثواب کا کام ہے اور جو لوگ اس میں

خرچ کرتے ہیں وہ ثواب پاتے ہیں اور بے شک یہ لوگوں کو یہی کہہ کر ترغیب دلاتے ہیں اور مسجد کی تعمیر پر مشتمل بیان جو قرآن و سنت میں آیا ہے اُسی سے دلیل لاتے ہیں تو پھر یہ بھی بدعت ہے اور پھر یہ مساجد کی تعمیر کی وجہ سے بدعتی ہوئے اور ان کے پاس کوئی راستہ نہیں بچا کہ جس سے یہ اپنے آپ کو بدعتی ہونے سے بچا سکیں، ایک صورت ہم نے بیان کر دی اور وہ یہ ہے کہ وہ پھر سے اپنی جان بچانے کے لیے کسی اور طرف بھاگیں اور یہ کہنا شروع کریں کہ یہ سب کام ثواب والے نہیں بلکہ دین سے باہر ہیں اُس کے بعد دیکھیں کہ ان کو راہ فرار نہیں ملے گی۔

درس بخاری (بنا ثواب کے)

درس بخاری شریف اور ختم بخاری شریف ان کے ہاں عام طور پر دیکھنے کو ملتا ہے، اب اس پر کیا دلیل ہے؟ کیا نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں اس طرح اہتمام کیا گیا، یقیناً نہیں پھر یہ کام بھی بدعت ہوا اور اگر کہو کہ یہ ہم نے اپنی آسانی کے لیے کیا ہے تو کیا دین میں نئے طریقے ایجاد کرنے کے الزام سے بچنے کے لیے اتنا کہہ دینا کافی ہے؟ یہ بھی ان وہابیہ کا مکر ہے کہ جس سے بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں، یہ کام ان کے ہاں دین میں ہی شمار ہوتے ہیں اور انھی میں ان کے شب و روز گزرتے ہیں اور بقول ان کے یہ خود دن رات ایسی بدعت پر عمل کر رہے ہیں جس کا حکم کہیں نہیں ملتا۔

بخاری شریف کا درس دینا اگر دین سمجھ کر نہیں کیا جاتا تو پھر ہم یہی کہیں گے کہ ساتھ میں عوام پر واضح کیا جائے کہ یہ دین نہیں بلکہ دین سے باہر ہے اور اسے دین سمجھ کر نہ کریں اور ثواب کی امید

نہ رکھیں۔

ایسا کرنا اس لیے وہابیہ پر ضروری ہے کہ ہر مسلمان ان کاموں کو باعث ثواب جانتا اور مانتا ہے لہذا انھیں دھوکے میں رکھنا ہرگز درست نہیں۔ اگر وہابیہ اپنے قول میں سچے ہیں کہ وہ ان کاموں کو دین سمجھ کر نہیں کرتے تو ان پر ایسا اعلان لازم ہے اور اگر دین میں ہی سمجھ کر کرتے ہیں تو پھر بدعتی ہوئے اور "ہر بدعت گمراہی ہے" اور ان کاموں کے ارتکاب سے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ہمارا ان سے مطالبہ ہے کہ اپنی محافل میں ایسے اشتہارات ضرور لگائیں:

"یہ سب دین سمجھ کر نہیں کیا جاتا اور ان میں ثواب نہیں کیوں کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ کام نہیں کیا، نہ صحابہ نے کیا بلکہ یہ ہم صرف اپنی آسانی کے لیے کر رہے ہیں"

اگر آپ اس طرح اپنے موقف کا اظہار کرتے ہیں تو ہم بھی آپ کا ساتھ دیں گے اور اس کا پرچار کریں گے اور لوگوں کو بتائیں گے اور سمجھائیں گے کہ وہابیہ کے یہاں درس حدیث میں شامل ہونے پر ثواب نہیں ملتا، مساجد میں پنکھے اور بتیاں لگوانے سے ثواب نہیں ملتا، مساجد میں قالین اور چٹائیاں بچھوانے سے ثواب نہیں ملتا کیوں کہ یہ سب فقط آسانی کے لیے کیے جانے والے کام ہیں جو نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے نہیں کیے اور نہ اس کا کہیں صراحتًا حکم دیا۔

بدعت اور ہمارے اسلاف

یہ لوگ اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں لیکن سلف صالحین کی باتوں پر عمل نہیں کرتے، ہمارے

اسلاف نے بدعت کی دو قسموں کے بیان سے سب واضح کر دیا ہے کہ ایک اچھی بدعت ہے اور ایک بری بدعت ہے، اور اس پر قرآن و سنت سے واضح دلائل پیش کیے ہیں جو ہمارے علما کی کئی کتابوں میں چمک رہے ہیں جو خاص اسی موضوع پر لکھی گئی ہیں لیکن اندھے کو کیا نظر آئے...، انھوں نے یہ کیا کہ سلف صالحین کی تعلیمات کو رد کر کے ایک جملے کو بار بار دہرانا شروع کیا کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ایسا انھوں نے بغض اور دشمنی میں کیا جو ان کی اہل سنت اور اہل سنت کے معمولات سے ہے اور جب انھیں ان کی بدعتیں گنوائی گئیں تو عجیب و غریب تاویلات پیش کرنے لگے جن میں خود تضاد ہے۔

قرآن کی کتابت بھی بدعت

اگر دین میں نئے کام بدعت ہیں تو قرآن کی کتابت جو کہ یقیناً دینی اور نیک کام ہے، اسے بھی بدعت ماننا پڑے گا اور ہم مانتے بھی ہیں لیکن جس طرح سلف نے مانا نہ کہ ان وہابیہ نے، ہم اسے ایک اچھی بدعت مانتے ہیں جس پر احادیث کے مطابق اجر بھی ملے گا لیکن وہابیوں کے یہاں یا تو یہ کام دین سے باہر ہے یا گمراہی والی بدعت (العیاذ باللہ)۔

دعا بھی بدعت

دعا کے مسئلے پر وہابیوں کا خود اختلاف ہے اور اتنا اختلاف ہے کہ دیوبندی وہابی اور غیر مقلدین ایک دوسرے کو بدعتی اور جہنمی قرار دیتے ہیں اور پھر خود ان میں سے ہر ایک کے یہاں

مزید اختلافات ہیں مثلاً دیوبندیوں اور غیر مقلدین کے علما خود آپس میں ایک دوسرے سے اس مسئلے پر لڑتے رہتے ہیں اور اس طرح کے سوالات کرتے ہیں کہ فلاں عمل بدعت ہے تو فلاں عمل کیوں نہیں ؟ ان کا آپس میں ایسا لڑنا اس وجہ سے ہے کہ ان کو اب تک بدعت کی صحیح تعریف ہی سمجھ میں نہیں آئی۔

کوئی ان میں عید کی نماز کے بعد دعا، جمعہ کی نماز کے بعد دعا، اور نماز جنازہ کے بعد دعا پر عمل کرتا ہے تو کوئی بدعت کہتا ہے حالاں کہ عمل کرنے والے خود لکھتے ہیں کہ یہ کام نبی ﷺ نے نہیں کیا اور اس کی اصل دوسری حدیثوں میں دکھاتے ہیں جو کہ اہل سنت کا شروع سے طریقہ رہا ہے اور اس کی تفصیل ہم آگے بیان کریں گے۔

سیرت پروگرام، سالانہ جشن وغیرہ بدعت

سیرت نبی کے نام سے پروگرام کرنا اور اپنے تعلیمی اور اشاعتی ادارے وغیرہ کے لئے ہر سال جشن منانا بھی ان کے یہاں نیک اور جائز عمل ہے لیکن جب ایسا ہی کوئی کام اہل سنت کی طرف سے کیا جاتا ہے تو فوراً فتوے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ اصل میں یہ اپنے لیے الگ اصول رکھتے ہیں اور اہل سنت کے لیے الگ۔ خود کریں تو اچھا کام اور اہل سنت کی طرف سے کیا جائے تو بدعت، یہی بات ہے ورنہ ان کے ان پروگراموں کی کیا دلیل پیش کریں گے، کیا نبی ﷺ نے ایسے پروگرام کروائے اور کیا صحابہ نے ایسا کیا؟ یقیناً یہ جس طرح کرتے ہیں اس کی دلیل ان کے پاس نہیں ہے سوائے اس بات کے کہ ہم دین سمجھ کر نہیں کرتے یا اپنی آسانی کے لیے کرتے ہیں

دین سمجھ کر کیا کرتے ہیں؟

ایک سوال یہ بھی ہے کہ جب یہ اپنے ہر نئے کام میں یہی راگ الاپتے ہیں کہ دین سمجھ کر نہیں کرتے تو پھر دین سمجھ کر کیا کرتے ہیں؟ کیا ان کے پاس دین اب تک نہیں پہنچا جو انھیں ہر کام دن رات دین سے باہر کرنا پڑتا ہے؟ ان لوگوں نے دین کو اس قدر تنگ بنا کر پیش کیا ہے کہ غور کرنے پر ان کی پست علمی پر حیرانی ہوتی ہے۔

جب دین سمجھ کر نہیں کیا جاتا تو ان کاموں میں اتنا مبالغہ، اتنا اہتمام اور اس قدر جانی و مالی خرچ کرنے کا کیا مطلب رہ جاتا ہے؟ کیا یہ سب فضول خرچی نہیں؟ اگر آپ کہیں کہ آپ کو اس بات کا بہت زیادہ علم ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں کون سا کام کس طرح کیا گیا تو آپ اُسی پر عمل کر کے اکتفا کیوں نہیں کرتے؟ مساجد ویسی بنائیں جیسی اُس دور میں بنتی تھیں، اُس سے ایک تنکا زیادہ اور نہ کم لگائیں، پھر ویسے ہی کپڑے پہنیں، ویسے ہی معاش اپنائیں، ویسے ہی تجارت کریں اور جملہ امور میں ویسے ہی ذرائع اور وسائل کو لائیں تاکہ بدعت کا احتمال نہ رہے لیکن آپ کا عمل تو بالکل برخلاف نظر آتا ہے۔

ان کے اکثر کے حالات یہ ہیں کہ شرعی لباس نہیں پہنتے، شرعی اخلاق نہیں رکھتے، بس جینس اور شرٹ پہن کر مساجد جاتے ہیں اور آسانی کی دہائی دے کر اس قدر من مانی کرتے ہیں کہ ٹوپی کے بغیر، پاؤں چیر کر اور سینوں پر ہاتھ رکھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نمازیں پڑھتے ہیں، اور نہ ان کی نمازوں میں خشوع و خضوع اور ادب ظاہر ہوتا ہے، اور نہ ان کے چہروں پر کوئی ایک نور کی

کرن نظر آتی ہے، یہ لوگ وہی ہیں جن کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ نے علامات بیان فرما دی تھیں۔

مدرسے بنانا بدعت ہے

جس طریقے سے آج یہ اپنے مدارس بنارہے ہیں اور جو نظام مدرسوں میں ہے اور جس طرح کام کو منقسم کیا گیا ہے اور مسلمانوں کا مال اس میں لگایا جارہا ہے، یہ بدعت ہے، جتنے کام مدرسے کی تعمیر اور تعلیم وغیرہ کے تحت کیے جارہے ہیں وہ نبی ﷺ نے کب کیے؟ صحابہ کرام نے اس طرح سے کون سے مدارس چلائے؟ ان کا نام بتایا جانا چاہیے ورنہ پھر ان تمام بدعات کے لیے یہ اعلان کیا جانا چاہیے کہ ان تمام کاموں میں کوئی ثواب نہیں اور یہ سب کچھ بھی ہم دین سمجھ کر نہیں کرتے۔

کتابیں لکھنا بدعت

جیسے آج کل دینی کتابیں لکھی جارہی ہیں اور انھیں انٹرنیٹ کے ذریعے بھی شائع کیا جارہا ہے تو کیا نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے؟ کیا صحابہ کرام نے اس طرح کتابیں لکھ کر دین کی اشاعت کی؟ اگر ہاں تو اس کا ثبوت بخاری اور مسلم ہی سے نہیں بلکہ کسی بھی حدیث کی کتاب میں دکھادو اور اگر ثبوت نہیں ملتا تو صاف مطلب یہ ہے کہ یہ نیا کام دین میں بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، لہذا جتنے بھی وہابیہ کے علما کتابیں لکھنے والے ہیں، سب کے سب بدعتی اور گمراہ ٹھہرے اور اگر کہو کہ یہ سب بھی ہم دین سمجھ کر نہیں کرتے تو ایسی جہالت تمہیں مبارک کہ وہابیہ کے علما کتابیں لکھ کر دین کا نہیں بلکہ دین سے باہر کام کرتے ہیں اور اس میں انھیں کوئی ثواب نہیں ملتا، یہ سب وہ فقط اپنی

آسانی کے لیے کرتے ہیں۔

دار السلام، دار الافتاء دیوبند، کتاب و سنت اور محدث فورم وغیرہ کی بدعتیں

وہابیہ اپنے عقائد کی تبلیغ کے لیے انٹرنیٹ پر دن رات محنت کر رہے ہیں، ہم سے یہ سب پوشیدہ نہیں ہے، ہم ایک عرصے سے ان کے کاموں پر نظر رکھے ہوئے ہیں، ان کی بڑی بڑی ویب سائٹس، ناشرین اور ادارے وغیرہ کے کارنامے اور حرکتوں کو ہم دیکھتے ہی رہتے ہیں، کتنی ہی فتاویٰ کی ویب سائٹس ہیں جہاں انھوں نے دار الافتاء ہی کھول رکھا ہے اور انٹرنیٹ پر کسی بھی مسئلے کو تلاش کیا جائے تو وہ سب سامنے آجاتی ہیں، اب نہ جانے کس صحابی نے انٹرنیٹ کے ذریعے اس طرح مسائل دینیہ بیان کیے، ہم نے تو کہیں نہیں پڑھا بہر حال پھر ان کے اشاعتی کاموں میں دارالسلام، کتاب و سنت وغیرہ پلیٹ فارم کا نام مشہور ہے جہاں یہ ہزاروں کی تعداد میں کتابیں اور رسائل وغیرہ شامل کر چکے ہیں اور ہمیں یہ بھی نہیں پتا کہ کس صحابی نے اس طرح دین کا کام کیا اور بحث کرنے کے لیے محدث فورمز وغیرہ بنا رکھے ہیں جہاں ہر شخص قرآن و سنت کی تشریح بیان کرتا ہوا نظر آتا ہے اور سلف صالحین کی تعلیمات سے کوسوں دور بیان ہو رہا ہوتا ہے اور یہ طریقہ بھی ہمیں نبی ﷺ کے زمانے میں دیکھنے کو نہیں ملتا لیکن اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی یہ لوگ بدعتی نہیں، حیرت ہے!

یقیناً یہ سارے کام دین سمجھ کر کیے جاتے ہیں اور ان میں ان کے علما اور عوام میں جوان کے خاص لوگ ہیں، سب لگے ہوئے ہیں اور کافی مال خرچ کیا جا رہا ہے جس کا اندازہ ہمیں بہت

اچھے طریقے سے ہے۔ نیز ان کے کتاب و سنت پلیٹ فارم پر تو ہر کتاب کو یونیکوڈ میں لانے کا خرچ بھی لکھا ہوتا ہے اور یہ ایک اپیل ہوتی ہے کہ لوگوں میں سے کوئی وہ خرچ ادا کر دے تو اُسے یونیکوڈ میں بھی شائع کر دیا جائے، یہ سارے کام ثواب سمجھ کر کیے جاتے ہیں اور انھیں دین کی تبلیغ کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے لیکن نبی ﷺ نے ایسا نہیں کیا اور نہ تو اس کا حکم دیا اور نہ صحابہ کرام نے ایسا کیا پھر ان کا یہ عمل بدعت ثابت ہوا اور اگر یہ کہیں کہ ہم یہ سب بھی دین سمجھ کر نہیں کرتے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ ان کے بڑے چھوٹے سب بے دین ہیں جنھیں کوئی کام ہی دین نظر نہیں آتا، ہم بیان کر آئے کہ کتنے ہی کام یہ ایسے کرتے ہیں جن میں ان کا اچھا خاصا وقت اور مال صرف ہوتا ہے اور ظاہر یہی ہے کہ یہ لوگ دین میں ثواب کا کام سمجھ کر کرتے ہیں لیکن اگر یہ مان لیں کہ یہ سب دین نہیں تو پھر اب اس میں کیا باقی رہا کہ یہ لوگ دین سے دور ہیں اور بے دین ہیں۔

ہم پھر اپنا مطالبہ دہراتے ہیں کہ مسلمانوں کو دھوکے میں نہ رکھا جائے بلکہ ان کو بتایا جائے کہ یہ سب کام دین سمجھ کر نہیں کیے جاتے اور ان میں کہیں کوئی ثواب نہیں ملے گا لہذا نہ ثواب کی امید رکھی جائے اور نہ دین سمجھا جائے ورنہ یہ بدعت ہو جائے گی، یہ اعلان کرنا وہابیہ پر لازم ہے اگر وہ اپنے قول میں سچے ہیں لیکن وہ ایسا نہیں کرتے اور یقیناً نہیں کر سکتے کیوں کہ وہابیہ اپنے ہی کھودے ہوئے گڑھے میں گر چکے ہیں اور اب ان کے لیے کوئی راستہ باقی نہیں سوائے ایک کے اور وہ ہے ان کی ہٹ دھرمی۔

اصل مسئلہ "اصل" کا ہے

یہاں پر وہابیہ ہو سکتا ہے کہ اپنی بدعتوں کو درست ثابت کرنے کے لیے "اصل" کا سہارا

لیں، جیسا کہ بعض مواقع پر دیکھا گیا ہے کہ وہ اسی کی مدد سے اپنے اعمال کو درست ثابت کرتے ہیں، یہاں "اصل" سے ہماری مراد دین میں کسی بات کی اصل موجود ہونا ہے مثلاً:

علم حاصل کرنے کی اصل

علم حاصل کرنے کی اصل قرآن و سنت میں موجود ہے اور اب قیامت تک کے مسلمان اپنے علاقے، اپنے زمانے اور اپنی سہولت کے مطابق جس جائز طریقے سے بھی علم حاصل کریں وہ اسی "علم کے حصول" میں داخل ہو گا۔

اسے بدعت تو کہا جا سکتا ہے لیکن یہ اچھی بدعت میں شمار ہو گا اور نیا طریقہ جو جائز اور اچھا ہو تو حدیث کے مطابق اُس کے ایجاد کرنے والے کو ثواب ملے گا اور پھر جتنے لوگ اس طریقے پر عمل کریں گے ان کا بھی ثواب ملے گا۔

اچھی بدعت میں تراویح کی مثال مشہور ہے جو بخاری میں موجود ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے "اچھی بدعت" قرار دیا۔

دعا کی اصل

دعا کرنے کی اصل قرآن و سنت میں موجود ہے لہذا جب بھی جائز مواقع میں دعا کی جائے گی اب چاہے اجتماعی ہو یا انفرادی، سب جائز ہو گی۔ اب کوئی یہ کہے کہ جہاں جہاں جس جس مقام پر نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے دعا فرمائی بس وہیں کرنا جائز ہو گا باقی ناجائز اور بدعت تو یہ اس کی کم فہمی اور دین پر افترا ہے۔

ایصال ثواب کی اصل

قرآن و سنت میں ایصال ثواب کی اصل موجود ہے یعنی کسی نیک عمل کا ثواب کسی اور کو دیا جا سکتا ہے، اپنے مرحومین کو بھیجا جا سکتا ہے تو اب اس کی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں، کوئی قرآن کے کسی حصے کو پڑھ کر ایصال ثواب کرے، کوئی کسی وقت پر کرے اور کسی جگہ پر کرے، کھانے کو سامنے رکھ کر فاتحہ کرے یا بغیر کھانے کے کرے، کھانے میں گوشت پکائے یا سبزی پکائے یا حلوہ ہو سب جائز ہو گا۔ اب یہاں کوئی جاہل وہابی کہے کہ ایک صحابی نے اپنی ماں کے لیے پانی کا صدقہ یعنی کوئی کنواں کھدوایا تھا تو بس کنواں کھدوانا جائز ہو گا باقی سب بدعت تو یہ کھلی جہالت اور دین کی من مانی تشریح ہے اور جمہور کے خلاف جانا ہے۔

ان کی گمراہی کا آغاز یہاں سے شروع ہوا کہ انھوں نے دین کی من مانی تشریح کی اور چند ایسے گمراہ مولویوں جن کو یہ اپنا پیشوا مانتے ہیں ان کی باطل تعلیمات کے سامنے اکابرین اہل سنت کو فراموش کیا اور ان سب کے نتائج میں ایک نیا فرقہ بنا بیٹھے۔

خوشی منانے اور نبی ﷺ کے تذکرے کی اصل

قرآنِ کریم میں صاف آیات موجود ہیں جن میں نعمتوں پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے اور اہل سنت کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارے لیے رحمت اللعالمین کو مبعوث فرمایا، ان کے صدقے میں ساری کائنات کو بنایا اور ہمیں ان کی امت میں پیدا فرمایا لہذا حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی منانا رب کریم کے حکم کے عین مطابق ہے اور خوشی منانے کے اندر ہم کیا کرتے ہیں؟ محافلِ میلاد میں کیا ہوتا ہے؟ حضور ﷺ کے تذکرے ہوتے ہیں اور

آپ کی شان میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں جس کی اصل صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ صحابہ نعت پڑھا کرتے اور حضور ﷺ کے ذکر کی محافل سجایا کرتے تھے لہذا میلادِ مصطفیٰ ہرگز بدعت نہیں بلکہ ایک اچھا اور نیک عمل ہے۔

اس طرح کی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں کہ کئی کام ایسے ہیں جن کی اصل دین میں موجود ہے اور آج فقط طریقہ بدلا ہے جو کہ بدلتا رہا ہے اور آئندہ بھی بدلے گا لیکن مقصود وہی ہے جو اصل کا ہے لہذا انھیں ناجائز نہیں کہا جائے گا، اہل سنت کا یہی موقف ہے اور وہابیہ بھی اپنی بدعات کو درست ثابت کرنے کے لیے ان باتوں کا سہارا لیتے ہیں تو ان سے ہم کہنا چاہتے ہیں کہ ایسے دہرا رویہ اچھا نہیں اور یوں بعض کو اپنے فائدے اور دفاع کے لیے قبول کرنا اور باقی کا بغض میں انکار کرنا ناانصافی ہے، ہم انصاف کی دعوت دیتے ہیں، ایک جیسا رویہ رکھیں اور حق بات کو قبول کریں۔

آخری باتیں

وہابیہ جس طرح بھی بدعت کی تعریف کر لیں، ان کے قول اور عمل میں کھلا تضاد نظر آتا ہے کیوں کہ وہ تعریف ناقص ہے۔ ہمارے سلف نے جو تعریف کی ہے اور اچھی بری بدعت کی تقسیم کو واضح کیا ہے، اسے سمجھنا ہوگا ورنہ ہم قرآن و سنت کے صحیح پیغام کو پا نہیں سکتے۔

رہی بات خرافات کی تو وہابیہ کا احمقانہ طریقہ ہے کہ جاہلوں کے عمل کو اہل سنت پر چسپاں کرتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں حالاں کہ علمائے اہل سنت مسلسل کئی طریقوں سے اس کا رد کر رہے ہیں اور اس کی روک تھام کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اس طرح کسی کے بھی عمل کو کسی جماعت

پر تھوپنا انصاف نہیں بلکہ الزام تراشی اور خیانت ہے، اگر علماے اہل سنت نے اس کی تائید کی ہو یا ترغیب دلائی ہو تو اسے دکھایا جائے ورنہ اس طرح باتوں کو گھمانا اصل مسئلے سے توجہ کو ہٹانا ہے جو وہابیہ ہمیشہ کرتے ہیں۔

یہاں پر ہماری عوام سے گزارش ہے کہ ایسے کام نہ کریں جس کی وجہ سے اہل سنت و جماعت کی بدنامی ہو اور غیروں کو بولنے کا موقع ملے، اپنے معمولات پر عمل جاری رکھیں لیکن جیسے علماے اہل سنت نے بتایا ہے اسی طرح کریں، یہ صحیح نہیں ہو گا کہ آپ کسی بھی رسم کے نام پر جو چاہیں کریں۔

اللہ تعالی ہمارے ان کلمات میں تاثیر ڈال دے کہ پڑھنے والے ان سے اچھی طرح سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

عبد مصطفی

OUR OTHER PUBLICATIONS

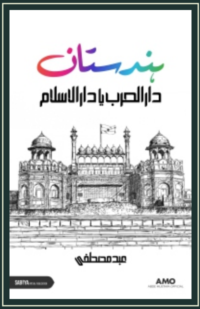

Abde Mustafa Publications

abdemustafa.org @abdemustafaorg

AMO

Powered By Abde Mustafa Organisation